پلٹ آیئے قرآن کی طرف۔۔۔

تلاوتِ تراویح کے مفاہیم

تراویح نمبر ۲

پروفیسر ڈاکٹر حبیب اللہ چشتی

دعا سینٹر
فیملی و کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام

السنہ فاؤنڈیشن

AL SUNNAH FOUNDATION
السنہ فاؤنڈیشن
آگہی کا سفر تکمیل کے جذبوں سے ہمکنار

تراویح نمبر ۲

سورۃ البقرہ - رکوع ۲۲ تا ۴۰

سورۃ آل عمران - پہلا رکوع

؎ ہے کس کی یہ جرات کہ مسلمان کو ٹوکے
حریت افکار کی نعمت ہے خداداد
قرآن کو بازیچہ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد

فہرست تراویح نمبر۲

- روزوں کے احکام
- احکام جہاد
- احکامات حج
- انا پرستی اور خدا پرستی
- پہلی اقوام کے انجام سے عبرت پکڑو
- فرضیت جہاد
- حیض کے احکام
- احکام طلاق
- بنی اسرائیل کا جہاد
- قانون ہدایت و گمراہی
- احکام انفاق فی سبیل اللہ
- سود کے احکام
- قرض کے احکام
- خاتمہ سورت کی آیات
- سورہ اٰل عمران

دوسری تراویح

دوسری تراویح کی تلاوت سورۃ البقرہ کے رکوع نمبر۲۲ سے لے کر رکوع نمبر ۴۰ یعنی آخر تک ہے اور اس میں سورۃ آل عمران کا پہلا رکوع بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے نیکی کی حقیقت کو بیان فرمایا کہ نیکی رسوم و رواج کا نام نہیں بلکہ ایمانیات، عبادات، اخلاقیات اور ہر چیز میں احکاماتِ الٰہی کے سامنے سرِتسلیم خم کرنے کا نام ہے۔ چونکہ نصاریٰ نے بیت المقدس کی مشرقی سمت کو قبلہ بنالیا تھا، چونکہ حضرت مریم مشرقی سمت میں ہی عبادت کیا کرتی تھیں اور ان کے مقابلے میں یہود نے بیت اللہ کی مغربی سمت کو قبلہ بنالیا تھا اور وہ عملی طور پر مغربی سمت کو ہی اصل دین سمجھ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نیکی مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر دینے کا نام ہی نہیں ہے بلکہ نیکی کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عظمت پر ایمان لائے، آخرت، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور انبیاء کرام پر ایمان لائے۔ اللہ کی محبت میں اپنا مال یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، اپنے ہر وعدے کی پابندی کرے اور ہر حال میں راہِ حق پر استقامت کا مظاہرہ کرے۔ یہی لوگ دعوی ایمان میں سچے ہیں اور یہی لوگ اہلِ تقویٰ ہیں۔ چونکہ پہلے حقیقت دین کا ذکر ہے اور مقاصد دین میں سے جان اور مال کی حفاظت بھی ہے تو فرمایا: تم پر قصاص فرض کر دیا گیا ہے لیکن قصاص لینے میں کسی پر زیادتی نہیں کی جائے گی۔ آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام قتل کیا جائے گا، اگر مقتول کے ورثاء معاف کر دیں تو انھیں حق حاصل ہے لیکن اے اہلِ دانش! قصاص میں ہی زندگی

ہے۔ یعنی اگر قاتل کو قتل کی سزا دی جائے گی تو پھر کوئی کسی کو قتل نہیں کرے گا۔ پھر مال کی حفاظت میں فرمایا کہ اگر کوئی مرتے وقت اپنے مال کی وصیّت کرے تو اسے عدل و انصاف سے نافذ کیا جائے۔ یہ حکم احکام میراث سے منسوخ ہوگیا۔ اب وصیّت صرف ایک تہائی میں نافذ ہوگی۔

روزوں کے احکام:

چونکہ دین پر عمل پیرا ہونے میں سب سے بڑی رُکاوٹ انسان کا نفس ہوتا ہے اور روزہ نفسانی خواہشات کو توڑنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لیے پھر آیت نمبر ۱۸۳ سے روزوں کے احکام بیان فرمائے کہ روزے تم پر پہلی اُمتوں کی طرح فرض ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ لیکن مریض اور مسافر کو اجازت ہوگی کہ وہ روزہ نہ رکھے لیکن رکھنا بہتر ہے۔ روزے نزول قرآن کا شکرانہ ہیں اور قرآن ماہِ رمضان میں ہی نازل ہوا تھا۔ روزے اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرنے اور اس کا شکر بجا لانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ چونکہ افطاری کا وقت قبولیت دعا کا خاص وقت ہے اس لیے فرمایا کہ میں بندوں کی دعا قبول کرتا ہوں، پس بندوں کو چاہیے کہ میری پیروی کرتے رہیں۔ پھر فرمایا کہ رمضان کی راتوں میں تم اپنی بیویوں سے مقاربت کر سکتے ہو۔ وہ تمھارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ طلوع فجر ثانی تک سحری کا وقت ہے لیکن اعتکاف کی حالت میں تم اپنی بیویوں سے مقاربت نہیں کر سکتے۔ چونکہ حرام خوری عبادت کی لذتوں سے محروم کر دیتی ہے، اس لیے فرمایا کہ لوگوں کے مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ اور

رشوت سے بچا کرو۔

احکام جہاد:

پھر یہ واضح فرمایا کہ چاند کا چھوٹا بڑا ہونا ایک خدائی نظام الاوقات ہے، اس سے لوگ اپنے اوقات کا تعین کرتے ہیں اور حج کا بھی۔ چونکہ بیت اللہ پر مشرک قابض تھے اور حج کرنے میں ان سے لڑنا پڑ سکتا تھا اس لیے اب جہاد کے احکام بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ ابتدائی احکام ہیں اور یہاں دفاعی جہاد کا ذکر ہے فرمایا: جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی ان سے لڑو لیکن لڑنے میں اخلاقیات کی حدود پامال نہ کرو۔ تم انھیں جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان سے اس وقت تک لڑو جب تک دین کو مکمل غلبہ نہ مل جائے اور کوئی کسی پر مذہبی جبر نہ کر سکے۔ اگر وہ حرمت والے مہینوں کا پاس کریں تو تم بھی کرو ورنہ اینٹ کا جواب پتھر سے دو۔ اور جہاد ترک کر کے اپنے آپ کو تباہی میں نہ ڈالو۔

احکامات حج:

پھر احکامات حج کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حج اور عمرہ مکمل کرو۔ اگر تمھیں حج یا عمرہ سے روک دیا جائے تو ھدی بھیج دو اور ھدی ذبح ہو جائے تو اپنے سر مونڈ دو اور جو مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور وہ سر نہ

مونڈ سکے تو روزے رکھنا، صدقہ دینا یا قربانی اس کا فدیہ ہے۔ حج تمتع یا حج قران کرنے والا قربانی بھی کرے گا۔ فدیہ دینے والا تین روزے ایام حج میں ہی رکھے گا اور سات واپسی پر۔ حج کے دنوں میں عورتوں سے چھیڑ چھاڑ، شعائر اللہ کی بے حرمتی اور لڑائی جھگڑا خصوصی طور پر منع ہے اور حج کیلئے جاتے ہوئے زادراہ لے کر جایا کرو، یہ تقوی کے منافی نہیں ہے۔ حج ادا کرنے کے بعد اللہ کا ذکر خصوصی طور پر کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے دین اور دنیا کی بھلائی مانگا کرو۔

انا پرستی اور خدا پرستی:

پھر آیت نمبر ۲۰۴ سے ایک انا پرست انسان کی نشانی یہ بیان فرمائی کہ اس کی باتیں تو دل کو موہ لیتی ہیں لیکن وہ بہت ضدی اور فسادی ہوتا ہے۔ جب اسے اس کی غلطی پر ٹوکا جائے تو اس کی انا اسے اپنی غلطی کا اعتراف کرنے سے روک دیتی ہے۔ ایسے ہی شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے مقابلے میں خدا پرست آدمی کا عالم یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کیلئے انا اور خواہش تو کیا اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے۔ ایسے ہی لوگ خدائی رحمتوں سے نوازے جائیں گے۔ پھر آیت نمبر ۲۰۸ میں اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ وہ مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جائیں یعنی دین کی تمام تعلیمات پر عمل کریں اور ان کے وجود کے ساتھ ساتھ ان کی انا اور خواہشات بھی اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں۔ جو لوگ اب بھی ایمان نہیں لا رہے کیا وہ اس وقت ایمان لائیں گے جب غیب کے پردے اُٹھ جائیں گے؟ اس وقت ایمان لانا بے معنی ہو گا۔

پہلی اقوام کے انجام سے عبرت پکڑو:

پھر بنی اسرائیل کے احوال سے عبرت پکڑنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے پوچھئے ہم نے انہیں کس قدر نعمتوں سے نوازلیکن انھوں نے نعمتوں کی ناقدری کی اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ اے اہلِ ایمان! تم اس انجام سے بچنا۔ پھر آیت نمبر۲۱۳ میں واضح فرمادیا کہ جولوگ راہِ حق سے بھٹک گئے اس کا سبب ان کی انا پرستی تھی ورنہ انبیاء کرامؑ نے تو حق کو آخری حدتک واضح فرمادیا تھا۔ پھر دین کے معاملے میں پیش آنے والی ان سختیوں کو بیان فرمایا جو پہلی اقوام کو پیش آئیں تاکہ ان کے احوال سے اہلِ ایمان کو استقامت کی توفیق ملے۔ فرمایا ان پر اتنی سختیاں آئیں کہ وہ ہلا کے رکھ دیئے گئے۔ یہاں تک کہ اہلِ ایمان اور اللہ تعالیٰ کے رسول بھی پُکار اُٹھے ’اين نصر الله ‘، اللہ کی مدد کہاں ہے؟ تو جواب آیا اللہ کی مدد بہت قریب ہے اور آیا ہی چاہتی ہے۔ پھر اہلِ ایمان کو انفاق کی تعلیم دی کیونکہ راہِ خدا میں خرچ کرنا انسان کو دین پر ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔

فرضیت جہاد:

آیت نمبر۲۱۶ میں فرمایا کہ تم پر جہاد فرض کردیا گیا، شاید یہ بعض لوگوں پر گراں گزرے لیکن انسان ادراکِ حقیقت خودنہیں کرسکتا۔ اسے احکامات الٰہی کی پیروی کرنی چاہیے۔ حرمت والے مہینوں میں جنگ اگر گناہ ہے تو لوگوں کو مسجد حرام سے روکنا اوران میں فتنہ پیدا کرنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ پھر شراب اور جوئے کے

متعلق ابتدائی حکم بیان فرمایا کہ ان میں نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔ لیکن ان کا نقصان ان کے نفع سے زیادہ ہے۔ یہ ان کی حرمت کی طرف ابتدائی اشارہ ہے کیونکہ مطلق نفع تو چوری اور ڈاکے میں بھی ہوتا ہے لیکن جس چیز کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہو وہ حرام ہوتی ہے۔ اس لیے یہ اسلوب بھی ان کی حرمت کی طرف اشارہ تھا۔ لیکن یہ ابتدائی حکم تھا۔ واضح الفاظ میں یہ بعد میں حرام ہوئی۔ پھر یتیموں سے حسن سلوک کی تلقین فرمائی۔ اس سے یتیموں کی ماؤں سے نکاح کا سوال پیدا ہوا تو فرمایا آزاد مشرکہ سے مومن لونڈی بہتر ہے۔ اس لیے نکاح مومنوں سے ہی کرو۔

حیض کے احکام:

چونکہ پہلے نکاح کا ذکر آ گیا تھا اسی مناسبت سے اب حیض کے احکام بیان فرمادیئے۔ مفہوم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں مباشرت حرام ہے لیکن دیگر تلذذ حرام نہیں ہیں اور مباشرت فطرتی طریقے سے کرنی چاہیے غیر فطری طریقے سے مباشرت کرنا بھی حرام ہے۔ پھر فرمایا قسموں کو تعلقات توڑنے کا ذریعہ نہ بنایا کرو۔ اگر کوئی ایسا کرے تو وہ قسم کا کفارہ دے اور تعلقات بحال کرے اور جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالیں وہ چار مہینے تک رجوع کر سکتے ہیں کہ قسم کا کفارہ دے کر نکاح بچالیں، ورنہ ان کی بیوی ان کے نکاح سے نکل جائے گی۔

احکام طلاق:

پھر نکاح کی مناسبت سے ہی طلاق کے احکامات کافی تفصیل سے بیان فرمائے اور یہ سلسلہ آیت نمبر ۲۲۸ سے شروع ہوکر ۲۴۲ تک پھیلا ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی عورت کو طلاق ہوجائے تو وہ تین حیض گزرنے تک کسی سے نکاح نہ کرے اور اگر وہ حاملہ ہو تو حمل کو چھپائے نہیں تاکہ بچے کا نسب مشکوک نہ ہو پھر اس کی عدت وضع حمل ہوگی اور جب تک طلاق بائن ہو تو رجوع ہوسکتا ہے اور اگر اس نے تیسری طلاق بھی دے دی تو وہ عورت اس وقت تک پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتی جب تک وہ کسی اور مرد سے نکاح کرکے اس سے مباشرت نہ کرے۔ اگر دوسرا خاوند بھی طلاق دے دے تو وہ پہلے کے نکاح میں دوبارہ آسکتی ہے لیکن عدت گزرنے کے بعد۔ اگر بائن طلاق کے بعد عورتوں کو الگ کرنا ہے تو مروت سے الگ کرو، اگر بسانا ہے تو مروت سے بساؤ، انھیں رُسوا نہ کرو۔ اگر عورت بعد میں دوبارہ پہلے خاوند سے ہی نکاح کرنا چاہے تو اس کی راہ میں رکاوٹ نہ بنو۔ مائیں اپنے بچوں کو دوسال دودھ پلائیں، طلاق کی صورت میں عورت کو دودھ پلانے پر مناسب معاوضہ دیا جائے گا اور طرفین میں کسی پر زیادتی نہیں کی جائے گی۔ اگر وہ اس سے پہلے بھی دودھ چھڑوانا چاہیں تو چھڑا سکتے ہیں۔ کسی اور عورت سے دودھ پلانے کی صورت میں اس کا معاوضہ بھی مروت سے ادا کیا جائے، اور جن عورتوں کے خاوند فوت ہوجائیں ان کی عدت چار مہینے دس دن ہے، عدت کے دوران اسے اشارہ کنایۃ سے نکاح کا پیغام دیا جاسکتا ہے لیکن صراحۃ نہیں۔ اگر کسی عورت کو بغیر مباشرت کے طلاق ہوجائے یا مہر

مقرر ہی نہ کیا ہو اور بغیر مباشرت کے طلاق ہو جائے تو عورت کو نصف مہر دیا جائے گا۔ اگر میاں بیوی اپنی مرضی میں اس میں تبدیلی چاہیں تو انھیں اختیار ہے۔ پھر نماز کی تاکید کی کہ ان معاملات میں الجھ کر یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو جاؤ، نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص نمازِ عصر کی کیونکہ یہ بہت زیادہ مصروفیت کا وقت ہوتا ہے۔ جب غزوہ خندق کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصر کی نماز قضاء ہوگئی تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انھوں نے ہمیں نمازِ وسطیٰ سے روک دیا۔ پھر فرمایا کہ مطلقہ عورتوں کو مروت سے فارغ کرنا بھی متقین کا شعار ہے۔

بنی اسرائیل کا جہاد:

پھر آیت نمبر ۲۴۳ سے اہلِ ایمان کو جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے انھیں بنی اسرائیل کا ایک واقعہ سنایا کہ کئی ہزار لوگ موت سے ڈرتے ہوئے اپنے گھروں سے نکلے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں مار دیا اور پھر زندہ کر دیا یعنی موت جہاد میں ہی نہیں آتی ویسے بھی آ سکتی ہے اور زندگی اور موت کا نظام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ تو پھر جہاد سے گریز نہ کرو اور راہِ خدا میں لڑو۔ پھر جہاد کی ترغیب دیتے ہوئے انھیں بنی اسرائیل کی تاریخ کا ہی واقعہ بھی سنایا کہ انھوں نے خود اپنے نبی سے کہا کہ آپ ہمارے لیے ایک امیر مقرر کر دیں جس کی قیادت میں ہم جہاد کریں تو انھوں نے حکم الٰہی سے طالوت کو ان کا امیر مقرر کر دیا اور اس انتخاب پر ان کا اعتراض دور کرتے ہوئے انھوں

نے فرمایا کہ انھیں تمہارا امیر اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ ان کی جسمانی صحت بھی تم سے بہتر ہے اور انھیں علم میں بھی تم پر برتری حاصل ہے اور اللہ کی طرف سے ان کے منتخب ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمہارا وہ تابوت جس میں آل موسیٰؑ اور آل ہارونؑ کے تبرکات تھے اسے فرشتے تم تک پہنچائیں گے۔ جب ایسا ہی ہوا تو انھوں نے طالوت کی قیادت کو مان لیا۔ پھر جب وہ جہاد کرنے کیلئے چلے تو طالوت نے کہا کہ آگے ایک نہر آئے گی اس سے ایک دو چلّو پانی پینے کی تو اجازت ہے، جو زیادہ پیئے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔ یعنی یہ نہر تمہاری آزمائش ہوگی۔ تو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا سب نے پانی پی لیا۔ تو تین سو تیرہ لوگوں نے جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت بڑے لشکر پر فتح دی اور حضرت داوٗدؑ نے جالوت کو قتل کر دیا۔ ان واقعات کو ان تفصیلات سے بیان کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی واضح دلیل ہے۔ پھر واضح فرما دیا کہ تمام انبیاء کرام نفس نبوت میں برابر ہیں۔ لیکن مقامات میں فرق ہے۔ کوئی کلیم اللہ ہے، کوئی روح اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام الانبیاء بنایا ہے۔ پھر فرمایا کہ اے ایمان والو! قیامت کا دن آنے سے پہلے راہِ خدا میں خرچ کرو پھر آیۃ الکرسی میں عظمت الٰہی کو واضح فرمایا اور آیۃ الکرسی ہی وہ عظیم آیت ہے جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہر نماز کے بعد اسے پڑھے گا اس کے اور جنت کے درمیان صرف اس کی موت کا فاصلہ ہوگا۔

قانون ہدایت وگمراہی:

پھر اللہ تعالیٰ نے آیات نمبر ۲۵۷ تا ۲۶۰ میں ہدایت و گمراہی کے خدائی قانون کو بیان فرمایا کہ ضدی لوگوں پر ہدایت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جیسے نمرود پہ بند ہو گئے۔ جو اپنا تعجب دور کرنا چاہے اس کا تعجب دور کیا جاتا ہے جیسے حضرت عزیرؑ کے ساتھ ہوا کہ انھیں سو سال کے بعد زندہ کیا۔ ان کا کھانا خراب نہیں ہوا تھا اور ان کا گدھا ان کے سامنے زندہ کیا گیا اور جو اپنے یقین میں اضافہ کرنا چاہے اسکے یقین میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ کے سامنے پرندوں کو زندہ کر دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے اللہ تعالیٰ وہی دیتا ہے۔

احکام انفاق فی سبیل اللہ:

پھر آیت نمبر ۲۶۱ سے انفاق فی سبیل اللہ کے احکام کو بیان فرمایا اور یہ سلسلہ اختتام سورت تک چلا گیا ہے۔ تو یہاں واضح فرما دیا کہ راہِ خدا میں ایک روپیہ خرچ کرنے کا ثواب سات سو روپے خرچ کرنے کے برابر دیا جائے گا اور اس سے بھی زیادہ کر دیا جائے گا۔ اے ایمان والو! احسان جتلا کے اور تکلیف دے کے اپنے صدقات کو باطل نہ کیا کرو۔ جو لوگ ریاکاری کیلئے خرچ کرتے ہیں وہ آخرت میں خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔ جیسے بارش برسنے سے چٹان سے مٹی بہہ جاتی ہے اور وہ خالی رہ جاتی ہے، ایسا ہی حال ان کا ہوگا۔ اور جو اخلاص سے خرچ کریں گے ان کا تھوڑا بھی بہت ہو جائے گا۔ جیسے زرخیز زمین کا باغ کہ اگر اسے بارش نہ بھی پہنچے تو اس

کے لیے شبنم ہی کافی ہو جاتی ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا ایک باغ ہو جس میں ہر طرح کے پھل ہوں اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور جب وہ بوڑھا ہو جائے تو ایک آگ کا بگولا اس کے باغ کو جلا دے؟ ظاہر ہے کوئی نہیں چاہتا۔ تو جو ریا کار ہوگا اسے ایسے ہی حالات سے گزرنا پڑے گا کہ جب قیامت کے دن اسے نیکیوں کی شدید حاجت ہوگی تو ریا کاری کی آگ اس کی نیکیوں کو جلا دے گی۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ ریا کاری سے بچے اور اخلاص سے کام کرے۔ پھر فرمایا کہ راہِ خدا میں عمدہ مال دیا کرو۔ راہِ خدا میں خرچ کرنے پر شیطان تمھیں غربت سے ڈراتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے انفاق سے بھی خوب واقف ہے اور تمہاری نذر ماننے سے بھی۔ اور تم صدقات اعلانیہ بھی کر سکتے ہو اور مخفی بھی، اگر نیت دوسروں کو ترغیب دینا ہو تو اعلانیہ کرو، اگر ریا کاری کا خدشہ ہو تو مخفی کرو۔ فرض صدقات اعلانیہ کرنا بہتر ہے تاکہ لوگ بدگمان نہ ہوں اور نفلی صدقات مخفی کرنے چاہییں تاکہ ریا کاری سے بچا جا سکے۔ پھر واضح فرما دیا کہ جو لوگ فقراء سوال نہیں کرتے، انھیں صدقہ دینا بہت بہتر ہے، کیونکہ وہ ضرورت مند تو ہیں لیکن خوددار بھی ہیں۔ جب تم تلاش کر کے ایسے لوگوں کو اپنے صدقات دو گے تو اللہ تعالیٰ تمھیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے گا اور صدقہ کرنے والوں کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہے۔ ان لوگوں کو ہر غم اور خوف سے بے نیاز کر دے گا۔

سود کے احکام:

پھر انفاق کے مقابلہ میں سود کے احکامات بیان فرمائے اور واضح فرما دیا جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن اس مخبوط الحواس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔ کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ سود بھی تو تجارت کی طرح ہی ہے یعنی اگر تجارت جائز ہے تو سود کیوں نا جائز ہے؟ یہ بھی تو کرنسی کی تجارت ہی ہے۔ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو جائز کیا ہے اور سود کو حرام۔ جو اب بھی باز آجائے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ سودی پیسے کو بے برکت کر دیتا ہے اور صدقات میں اپنی برکتیں شامل فرما دیتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو لوگ سود سے باز نہیں آتے اللہ تعالیٰ ان کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہے۔ تو سود چھوڑ کر اپنے اصل مال واپس لے لو تا کہ کسی پر بھی زیادتی نہ ہو۔ اگر مقروض غریب ہو تو اسے اس کی خوشحالی تک مہلت دو اور اگر وہ قرض ادا ہی نہ کر سکے تو اسے معاف کر دو۔ یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اور اس دن سے ڈرتے رہا کرو جس دن سب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور جمع کیے جائیں گے اور ہر ایک کو اسکے اعمال کے مطابق پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

قرض کے احکام:

چونکہ مالی معاملات میں ایک اہم چیز قرض بھی ہے اس لیے آیت نمبر ۲۸۲ سے قرض کے احکامات بھی واضح فرما دیئے گئے۔ ان احکامات کا خلاصہ یہ ہے کہ

جب بھی ایک مدت معین تک قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ اس سے ایک چیز تو یہ واضح ہو گئی کہ قرض لیتے دیتے وقت مدت کا تعین کر لینا چاہیے اور دوسری بات یہ کہ اسے لکھ لینا چاہیے۔ اگر چہ یہ لکھنا مستحب ہے لیکن اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور چاہیے کہ لکھنے والا انصاف سے لکھے اور لکھوانا قرض لینے والے کی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ لکھوانے کے قابل نہ ہو تو اسکا ولی لکھوائے اور اس پر مسلمانوں میں سے دو گواہ بھی بنا لیے جائیں۔ اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تا کہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ ہاں اگر دست بدست تجارت ہو تو اسے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور اس وثیقہ نویسی میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے اور اگر سفر میں ہونے کی وجہ سے کاتب میسر نہ ہو تو کوئی چیز گروی رکھ لیا کرو اور اگر ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو اسکی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر امانت داری سے حق دار کا حق ادا کرو اور گواہی نہ چھپاؤ۔ جو گواہی چھپاتا ہے گناہ اس کے دل کی گہرائیوں تک پہنچ گیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

خاتمہ سورت کی آیات:

اختتام سورت پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو بیان فرمایا گیا اور اہلِ ایمان کو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی تلقین کی گئی اور واضح فرمایا گیا کہ زمین و آسمان کی بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔ تمھارے اعمال کا پورا پورا محاسبہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور وہ جو چاہتا ہے اس پر پوری طرح قادر ہے۔ اہلِ

ایمان کو انبیاء میں کوئی تفریق کیے بغیر سب پر ایمان لانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کو اسکی طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتا۔ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ ایمان والے دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطا ہو جائے تو ہماری گرفت نہ فرمانا اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، تو ہی ہمارا کارساز ہے اور تو کافروں پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ اس دعا سے سورۃ البقرہ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للّٰہ علی ذلك

سورۃ ال عمران:

یہ سورۃ مبارکہ مدنی ہے۔ اس کی ابتدائی اسّی آیات اس وقت نازل ہوئیں جب نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور انھوں نے آپؐ سے مذاکرہ کیا وہ کہنے لگے: اگر عیسیٰؑ ابن اللہ نہیں ہیں تو پھر بتائیں ان کا والد کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو جائیں گے۔ انھوں نے کہا: ایسے ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے، جبکہ حضرت عیسیٰؑ کھاتے پیتے ہیں۔ انھوں نے کہا: ایسے ہی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: پھر وہ ابن اللہ کیسے ہوئے؟ تو وہ لاجواب ہو گئے۔ اس وقت اس سورہ مبارکہ کی ابتدائی اسّی آیات نازل ہوئیں جن میں ان کے عقائد باطلہ کا رد کیا گیا اور یہ بھی واضح فرمایا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ کی مثال حضرت آدمؑ جیسی ہے جو صرف قدرت الٰہی سے پیدا ہوئے۔ سورۃ البقرہ میں بنیادی طور پر یہود کا ردّ تھا

اور ان پر اسلام کی حقیقت واضح کی گئی تھی اور اس سورہ مبارکہ میں نصاریٰ کا ردّ ہے اور ان پر اسلام کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ عمران حضرت مریمؑ کے والد کا نام تھا۔ ان کی آل سے مراد حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ چونکہ اس سورت میں انہی کے متعلق زیادہ کلام کیا گیا ہے اس لیے اس سورہ مبارکہ کا نام اٰل عمران رکھا گیا ہے اور اہلِ ایمان کو نصاریٰ کی سازشوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی تاکید کی گئی ہے اور انھیں جہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسی تناظر میں غزوہ بدر اور غزوہ اُحد کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ پھر آفاق میں پھیلی ہوئی قدرت باری تعالیٰ کی نشانیوں کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی ہے اور اہلِ ایمان کو صبر اور تقویٰ کی تلقین کے ساتھ یہ سورہ مبارکہ اختتام پذیر ہوتی ہے۔

سورہ مبارکہ کی ابتداء توحید باری تعالیٰ اور نزول قرآن کے بیان سے ہوتی ہے اور واضح فرما دیا گیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے پہلے تورات اور انجیل کو نازل فرمایا اسی طرح اس نے اب قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور قرآن مجید کی ہر بات حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے علم محیط کی روشنی میں نازل کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات دو قسم کی ہیں، ”محکمات اور متشابہات“۔ محکمات وہ جن کا مفہوم بالکل واضح ہے اور وہی اصل کتاب ہیں اور متشابہات وہ جن کی حقیقت عقل انسانی سے ماورا ہے جیسے ید اللہ اور کلمۃ اللہ وغیرہ۔ تو جو گمراہ لوگ ہیں وہ متشابہات کی تاویل محکمات سے ہٹ کے کرتے ہیں اور محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ جبکہ پختہ علم والے محکمات کو بنیاد بناتے ہیں اور متشابہات کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے

ہیں اور متشابہات کا مفہوم بھی محکمات کی روشنی میں ہی متعین کرتے ہیں، جیسے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق آیات محکمات سے واضح فرما دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اب وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ کا بھی وہی مفہوم متعین کرتے ہیں جو محکمات کے منافی نہ ہو، اور یہ طریقہ اختیار کرنے والے ہی اہلِ عقل ہیں اور اہلِ ایمان ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر دے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہر چیز عطا فرمانے والا ہے اور اے اللہ! تو تمام لوگوں کو اپنی بارگاہ میں اس دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور تیرا ہر وعدہ آخری حد تک سچا ہے۔

اسی پر دوسری تراویح کی تلاوت کا مفہوم مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کا فہم صحیح نصیب فرمائے اور ہم سب کو شرح صدر کی نعمت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔ بحرمۃ طٰہٰ و یٰسٓ۔ صلی اللّٰہ علیه و آله و اصحابه وسلم کثیراً کثیراً دائما ابدا۔

☆……☆……☆

دعوت الی الخیر میں ہمارے رفقا

- سید کاظم حسین شاہ (لیک سٹی)
- محمد حنیف سندھو (خیابان امین)
- حافظ محمد اختر صاحب (UK)
- حاجی عبدالجبار (سمن آباد)
- چوہدری محمد سرور (ریورویو)
- ملک محمد سرور (سبزہ زار)
- محمد ندیم (میسرز فاسٹ آٹومیشن)
- شاہد حمید (حسن ٹاؤن)
- حاجی منظور احمد (سمن آباد)
- حاجی لیاقت علی (بورے والا)
- عبدالرزاق کیفی (لالہ زار)
- حاجی محمد شہزاد جراح (ڈھولنوال)
- فہد نبی (لالہ زار)
- عبدالباسط (لالہ زار)
- محمد اشفاق گوندل (نواب ٹاؤن)
- محمد فاروق قادری (گرین ٹاؤن)
- حافظ محمد عرفان نورانی (سمن آباد)
- حافظ محمد عاصم قادری (لالہ زار)
- ملک ارشد اعوان (جوبلی ٹاؤن)
- محمد محسن (سمن آباد)
- غلام رسول (ایڈووکیٹ)
- یسین چوہدری (چکوال)
- محمد آصف اعوان (لالہ زار)
- حافظ محمد عمر شہزاد (لالہ زار)
- چوہدری محمد اعجاز (۷ نیوز)
- محمد نعیم (میسرز سینٹ اینڈ سیلرز)

السنہ فاؤنڈیشن
9-چمن زار سٹریٹ، لالہ زار فیز II، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور۔ پاکستان
0304-4090473